آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق ۔ ۳

سرور عالم راز سرورؔ

۳۔ا: ابتدائیہ

اس سلسلہ کے سبق۔۲ میں آوازوں کی ادائیگی کے دو(۲)نظام بیان کئے گئے تھےاوراس حوالہ سے s-l نظام اور 2-1 نظام پر مختصر گفتگو بھی کی گئی تھی۔ s-l نظام میں انگریزی کے حرف s سے اُردو کی چھوٹی آوازوں کی ادائیگی ظاہر کی جاتی ہےاورانگریزی حرف l سے اُردو کی لمبی آوازوں کا اظہار ہوتا ہے۔اسی طرح بعض لوگ انگریزی حروف s, l کی جگہ نمبروں کا استعمال کرتے ہیں یعنی نمبر1 سے چھوٹی آواز اور نمبر2 سے بڑی یا لمبی آوازوں کی ادائیگی یا اظہار کا کام لیتے ہیں۔راقم الحروف ان نظاموں کو :s-l اور :2-1 کی گردان: سے موسوم کرتا ہے۔اگر ان دو نظاموں کی تطبیق کی جائے تو ایک مصرع کو استعمال کرکے درج ذیل صورت نکلتی ہے:

ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

ہ۔میں۔سو	گ۔ئے۔دا	س۔تاں۔کہ	تے۔کہ۔تے
l-l-s	l-l-s	l-l-s	l-l-s
2-2-1	2-2-1	2-2-1	2-2-1

اوپر دئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کے لئے s-l اور 2-1 دونوں کی گردانوں کو اُردو کی طرح دائیں سے بائیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔

اگر شاعری کے عروضی مسائل، بحروں کے اوزان اور تقطیع کی تمام نزاکتیں اور باریکیاں اِن دو آسان

اوور عام فہم گردانوں سے حل ہوسکتیں تو پھر علم عروض اور علم قافیہ مطلق غیر ضروری اور بے معنی قرار پاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نظام نہایت ناقص ہیں اور صرف ابتدائی بنیادی باتیں سمجھنے کے لئے ہی پہلے قدم کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں اور یہی ہم نے کیا بھی ہے۔ لیکن علم عروض کی تفصیلات، بحروں کے نظام اور رموز اور تقطیع کی نزاکتوں کو واضح کرنے اور شاعری کے جملہ نکات سمجھنے کے لئے یہ مطلق بیکار اور نا قابل استعمال ہیں۔ جیسے جیسے عروض کے مسائل بیان ہوں گے قارئین پر اس بیان کی صداقت خود ہی واضح ہوتی جائے گی۔ چنانچہ زیرِ نظر سبق۔۳ کے بعد ہم s-l اور 1-2 کر گردانوں سے یکسر صرفِ نظر کریں گے اور اپنی پوری توجہ :روایتی عروض: کی جانب ہی محمول رکھیں گے۔ اِس علم کا بیان ہی ان مضامین کا مقصد بھی ہے۔

۳۔۲: آوازوں کے نظاموں کی چند تفصیلات

پچھلے صفحات میں آوازوں کے دو ابتدائی نظاموں (یعنی s-l اور 1-2 کی گردانوں) پر مختصر گفتگو کی گئی تھی۔ اس سے قبل کے سبق میں یہ بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ اُردو زبان میں الفاظ کی ادائیگی کا نظام :مقداری: qualitative ہے یعنی اِس میں الفاظ اس طرح ادا نہیں ہوتے ہیں کہ کسی آواز پر زیادہ زور دیا جائے اور کسی پر کم۔ بلکہ اُردو میں آوازیں اِس طرح ادا کی جاتی ہیں کہ کچھ :چھوٹی: اور کچھ :بڑی: یا :لمبی: سنائی دیتی ہیں۔ اس مرحلہ پر :چھوٹی: اور :بڑی: آوازوں کا فرق واضح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

:چھوٹی: آوازوں سے ہماری مراد ایسی آوازیں ہیں جن کی ادائیگی میں صرف ایک ہی حرف سنائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ :کجی: (بہ معنی :ٹیڑھا پن:) لیجئے۔ بظاہر اس میں تین حروف (ک،ج،ی) استعمال ہوئے ہیں لیکن اس کو بولنے اور پڑھنے میں سب سے پہلے صرف ایک حرف یعنی :کَ: کی آواز کانوں میں آتی ہے۔ ایسی یک حرفی آواز کو :چھوٹی آواز: سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دو حروف (ج،ی) سے مل کر :جی: کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ایسی دو حرفی آواز کو :بڑی: یا :لمبی: آواز کہا جاتا ہے۔ گویا لفظ :کجی: ایک چھوٹی اور ایک بڑی آواز کے اشتراک سے بنایا گیا ہے۔ اُردو کے تمام الفاظ ایسی ہی چھوٹی اور بڑی آوازوں کو ملا کر بنائے جاسکتے ہیں۔ چند مثالوں سے یہ نکتہ مزید واضح کیا جاسکتا ہے:

(ا) لفظ :صَنَم: کو دیکھئے۔ اس کی ادائیگی میں پہلے ایک چھوٹی آواز :صَ: سنائی دیتی ہے اور اس

کے بعد ایک بڑی (دوحرفی) آواز :ن: اور :م: کو ملا کر بنی ہوئی :نَم: کانوں میں آتی ہے۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ لفظ صَنَم :ایک چھوٹی اور ایک بڑی آواز: سے مل کر بنایا گیا ہے۔

اب لفظ :صَنَم کَدَہ: پر غور کیجئے۔ اس کی ادائیگی میں سب سے پہلے ایک چھوٹی آواز :ص: سنائی دیتی ہے،اس کے بعد ایک بڑی (یعنی دوحرفی) آواز :نَم: کانوں میں پڑتی ہے،پھر ایک اور چھوٹی آواز :ک: نکلتی ہے اور سب سے آخر میں ایک بڑی آواز :دَہ: سننے میں آتی ہے۔گویا لفظ :صَنَم کَدَہ :ایک چھوٹی،ایک بڑی،پھر ایک چھوٹی اور پھر ایک بڑی آواز کے اشتراک سے بنایا گیا ہے۔ s-l اور 1-2 کی گردانوں میں ان الفاظ کو یوں ادا کیا جائے گا:

لفظ	s-l گردان	1-2 گردان
صَنَم	l-s	2-1
صَنَم کَدَہ	l-s-l-s	2-1-2-1

ایسی ساری مثالوں میں s-lاور 1-2 کی گردان کو اُردو کی طرح دائیں سے بائیں پڑھئے۔

(ب) اسی طرح لفظ :سِتَم ظَرِیفی: کو لیجئے۔اس کی ادائیگی میں آپ کو پہلے ایک چھوٹی آواز :سِ: سنائی دے گی،اُس کے بعد ایک بڑی آواز :تَم: کانوں میں آئے گی۔بعد ازاں ایک اور چھوٹی آواز :ظَ: سننے میں آئے گی اور پھر ایک بڑی آواز :رِی: سنائی دے گی اور سب سے آخر میں ایک اور بڑی آواز :فی: کانوں میں پڑے گی۔اس طرح لفظ :ستم ظریفی: کو :ایک چھوٹی، ایک بڑی، پھر ایک چھوٹی، پھر ایک بڑی اور اس کے بعد پھر ایک بڑی آواز: کے اشتراک سے بنایا گیا ہے۔

لفظ	s-l گردان	1-2 گردان
سِتَم ظَرِیفی	l-l-s-l-s	2-2-1-2-1

(پ) لفظ :گُستاخانہ: کا تجزیہ آپ کو بتائے گا کہ اس کی تشکیل چار بڑی آوازوں سے ہوئی ہے جو یکے بعد دیگرے آئی ہیں یعنی :گُس؛ تا؛ خا؛ نہ:۔ اب اگر آپ لفظ :گُستاخ: پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ اس کی

ادائیگی میں پہلے دو (۲) بڑی آوازیں (گُس ؛ تا) یکے بعد دیگرے سنائی دیتی ہیں اور آخر میں صرف :خ: کی آواز کانوں میں آتی ہے جس پر کسی قسم کی حرکت (زبر، زیر، پیش) نہیں ہے لیکن زبان اس :بے حرکت: حرف کو بھی ایک خفیف سی زبر کی حرکت کے ساتھ ادا کرتی ہے۔ حرف :خ: دراَصل :ساکن: ہے۔اس کو :موقوف: بھی کہتے ہیں۔ چونکہ اس کو ادا کرتے ہوئے اِس پر ایک خفیف سی حرکت فرض کر لی گئی ہے اس لئے ہم ایسے حرف کو یہاں :چھوٹی: (ساکن) آواز سے تعبیر کریں گے۔اُردو میں بے شمار ایسے الفاظ مستعمل ہیں جن کا آخری حرف ساکن یا موقوف ہوتا ہے جیسے :دَرد، آج، مشمولات، ہجر، دام: وغیرہ۔ چند الفاظ کی گردان دیکھئے:

لفظ	s-l گردان	1-2 گردان
گُستاخانہ	l-l-l-l	2-2-2-2
گُستاخ	s-l-l	1-2-2
دَرد	s-l	1-2
آج	s-l	1-2
مَشمولات	s-l-l-l	1-2-2-2
ہجر	s-l	1-2
دام	s-l	1-2

یہاں تک تو بات ٹھیک ہے لیکن ہم کو ایک ایسے نظام کی تلاش اور ضرورت ہے جو اُردو شاعری کی تمام نزاکتوں اور باریکیوں کو ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ایسا نظام ہمارے یہاں موجود ہے اور اس کو ہم :عروضی نظام: سے تعبیر کریں گے۔

۳۔۳: آوازوں کی ادائیگی کا عروضی نظام

آوازوں کی ادائیگی کی ایک تیسری صورت یہ ممکن ہے کہ مختلف حروف تہجی کی مدد سے ایسے نمونے یا نقشے بنا لئے جائیں جن کے ذریعہ اُردو میں مستعمل تمام الفاظ کو علامتی طور سے ظاہر کیا جا سکے۔ یہ تقریباً وہی صورت ہو

گی جو ہندوستانی کلاسیکی موسیقی میں راگوں کو ادا کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی میں صرف سات سروں (سا، رے، گا، ما، پا، دھا، نی) کو اُن کی اصل یا تھوڑی سی تبدیل شدہ شکل میں استعمال کر کے تمام راگ گائے جاسکتے ہیں۔ یہ سُر اپنی اصل یا فطری شکل میں: شُدھ سُر: کہلاتے ہیں۔ اِن میں سے چار سروں (رے، گا، دھا، نی) کو آواز کی تھوڑی سی تبدیلی سے یعنی ذرا سا بھاری بنا کر نئی شکل دے دی گئی ہے جن کو :کومل سُر: کہتے ہیں جب کہ :ما: کی ایسی تبدیل شدہ شکل کو :تیور: کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس طرح موسیقی میں صرف بارہ (۱۲) سُر اپنی مختلف ترتیبوں میں استعمال ہوتے ہیں اور یہ سر سارے راگوں کی ادائیگی پر قادر ہیں۔ سروں کی اِن مختلف ترتیبوں کو راگ کے نام دے دئے گئے ہیں جیسے :راگ دیس، راگ کِدارہ، راگ بلاول، راگ مالکوس: وغیرہ۔

اُردو شاعری میں فارسی اور عربی شاعری سے مستعار لئے ہوئے ایسے علامتی نمونے موجود ہیں جن سے اُس کے تمام الفاظ آسانی سے ظاہر کئے جاسکتے ہیں۔ ان علاماتی نقشوں یا نمونوں کو :افاعیل: یا :تفاعیل: کہتے ہیں۔ ہم انھیں اپنے مضامین میں :افاعیل: لکھیں گے۔ افاعیل تعداد میں صرف آٹھ (۸) ہیں۔ اگر یہ اپنی اصل شکل میں استعمال ہوں تو ان کو :سالم: کہا جاتا ہے۔ سالم افاعیل کو نیچے لکھی ہوئی دو (۲) اقسام میں بانٹا جاسکتا ہے۔

(ا) سباعی (یعنی: سات حرفی:) افاعیل: یہ تعداد میں چھ (۶) ہیں:

(ا) مَفاعِیلُن : مَ ؛ فَا ؛ عِی ؛ لُن (م،ف،الف،ع،ی،ل،ن: ۷حروف)

(۲) فَاعِلَاتُن : فَا ؛ عِ؛ لَا ؛ تُن (ف،الف،ع،ل،الف،ت،ن:۷حروف)

(۳) مُستَفعِلُن : مُس ؛ تَف ؛ عِ؛ لُن (م،س،ت،ف،ع،ل،ن:۷حروف)

(۴) مَفعولَاتُ : مَف ؛ عُو ؛ لَا ؛ تُ (م،ف،ع،و،ل،الف،ت:۷حروف)

(۵) مُتَفَاعِلُن : مُ؛ تَ؛ فَا؛ عِ؛ لُن (م،ت،ف،الف،ع،ل،ن:۷حروف)

(٦) مَفَاعِلَتُن : مَ؛ فَا؛ عِ؛ لَ؛ تُن (م،ف،الف،ع،ل،ت،ن:٧حروف)

(ب) خماسی (یعنی پانچ حرفی) افاعیل: یہ تعداد میں دو(٢) ہیں:

(١) فَعُولُن : فَ؛ عُو؛ لُن (ف،ع،و،ل،ن: ۵حروف)

(٢) فَاعِلُن : فَا؛ عِ؛ لُن (ف،الف،ع،ل،ن: ۵حروف)

حاشیہ Note: مُستَفعِلُن اور فاعِلاتُن کی درج بالا شکلیں: مُتّصِل: (یعنی جُڑی ہوئی) کہلاتی ہیں کیونکہ ان کے سب حروف آپس میں اُردو قواعد کے مطابق جُڑے ہوئے (متصل) ہیں۔اُردو شاعری میں ان کی ایک اور صورت بھی استعمال ہوتی ہے جس کو ان افاعیل کی :مُنفَصِل: (یعنی فاصلہ والی) شکل کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں حروف آپس میں ہر جگہ ملے یا جڑے ہوئے نہیں ہوتے ہیں۔ان افاعیل کی منفصل شکلیں نیچے دی جا رہی ہیں:

منفصل شکل	متصل شکل
مُستَفعِ لُن	مُستَفعِلُن
فَاعِ لاتُن	فَاعِلاتُن

دونوں شکلوں کا وزن ایک ہی ہے۔یعنی زبان کا جو لفظ افاعیل کی متصل شکل کے وزن پر ہوگا وہ اُس کی منفصل شکل پر بھی لازماً پورا ہوگا۔اب یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر دونوں شکلوں کا وزن ایک ہی ہے تو آخر ان کو دو مختلف طرح سے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔اس کا مفصل جواب اور وضاحت تو اشعار کی تقطیع کی تفصیل میں آئے گی۔مختصراً یوں سمجھئے کہ شعری ضروریات کے تحت بعض اوقات ایک ہی لفظ کو دو مختلف جگہوں پر دو مختلف طریقوں سے توڑ کر ان کی تقطیع کرنی پڑتی ہے۔وہاں یہ شکلیں کام آتی ہیں۔ مثالیں دیکھئے:

	لفظ	بناوٹ	افاعیل
(۱)	مُسکراہَٹ	مُس ؛ کُرا؛ ہَٹ	فاعِلاتُن (فَا ؛ عِلا ؛ تُن) : متصل
	مُسکُراہَٹ	مُسکُ ؛ را؛ ہَٹ	فَاعِ لاتُن (فَاعِ ؛ لا ؛ تُن) : منفصل
(۲)	تم نے کہا	تم ؛ نے ؛ کَ ؛ ہا	مُستَفعِلُن (مُس ؛ تَف ؛ عِ ؛ لُن) : متصل
	تم نے کہا	تُم ؛ نے کَ ؛ ہا	مُستَفعِ لُن (مُس ؛ تَفعِ : لُن) : منفصل

۳۔۴ چندسوالات

اس مرحلہ پر آپ کے ذہن میں چندسوالات کا اُبھرنا عین اقتضائے فطرت ہے:

(۱) علم عروض کسے کہتے ہیں؟ شاعری میں اس کی کیا ضرورت اوراہمیت ہے؟

(۲) کیا شاعری کرنے کے لئے علم عروض جاننا مطلق ضروری ہے؟ یعنی کیا عروض کا علم حاصل کئے بغیر شاعری نہیں کی جاسکتی ہے؟

(۳) وزن کس کو کہتے ہیں؟ یہ کیسے قائم ہوتا ہے اور کسی لفظ یا مصرع کا وزن کیسے پرکھا جاتا ہے؟

(۴) بحر کس چیز کا نام ہے؟ شاعری میں اس کا کیا مقام ہے؟ بحر کن اجزاء سے مل کر بنتی ہے یعنی اس کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟

(۵) اُردو شاعری میں کتنی بحریں استعمال ہوتی ہیں؟ ان کے نام اوراجزائے ترکیبی کیا ہیں؟

(۶) وزن اور بحر میں کیا فرق ہے؟

(۷) تقطیع کرنا کس عمل کا نام ہے؟ اس کا کیا فائدہ ہے؟ اس کے بنیادی اصول کیا ہیں؟ تقطیع کیسے کی جاتی ہے؟

آئندہ کے اسباق میں اِن سوالات کے جوابات فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(باقی تفصیلات کے لئے دیکھئے سبق۔۴)

☆☆☆☆☆☆☆